بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰	۱۹ - ماہ ظہور ۱۳۲۱ش	۶ - ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ	۱۹ - ماہ اگست ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ - ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش - جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ۱۷ اگست کے خط میں پالم پور سے تحریر فرماتے ہیں - کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے - سیدہ اُم ناصر احمد سلمہا اللہ تعالےٰ کو کل سے بخار کی شکایت ہے - سیدہ اُم طاہر احمد سلمہا اللہ تعالےٰ کی طبیعت بھی بوجہ جسم اور کمر درد کے ناساز ہے - اور حرارت بھی ہے - احباب دعائے صحت فرمائیں - جملہ خدام خیریت سے ہیں:-

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمدللہ -

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی طبیعت بخار کی وجہ سے علیل ہے احباب دعائے صحت کریں

روزنامہ الفضل قادیان — ۶ - ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ

بانیان مذاہب کے متعلق مشترکہ جلسوں کی اہمیت

خدا تعالےٰ اپنے جن بندوں کو دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے منتخب کرتا ہے - ان کی نظر اتنی وسیع - اور ان کی عقل اتنی دُور رس ہوتی ہے - کہ جو کچھ وہ اپنے سامنے دیکھتے ہیں - وہ دُوسروں کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا - حتیٰ کہ بار بار بتانے اور کھول کھول کر بتانے پر بھی اس کا فائدہ سمجھ نہیں سکتے - بلکہ اسے مضر خیال کرتے - اور اس کی سر توڑ مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں:-

۱۹۲۸ء میں جب راجپال وغیرہ آریوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خلاف نہایت گندہ - اور دل آزار لٹریچر شائع کیا جس سے تمام ہندوستان میں ایک آگ لگ گئی - (کیونکہ اس لٹریچر کا کئی صوبوں کی زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا تھا) اور ہندو مسلمانوں کے تعلقات نہایت ہی کشیدہ ہوگئے - کئی مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات کی نذر انسانی جانیں ہونے لگیں - تو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تجویز فرمائی - کہ ایک مقررہ دن رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت پر تمام ہندوستان میں جلسے کرائے جائیں - جن میں نہ صرف غیر مسلم اصحاب کو شمولیت کی دعوت دی جائے بلکہ اہل علم - اور غیر متعصب اصحاب سے یہ بھی درخواست کی جائے - کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت پر تقریریں کریں - اسی طرح اگر دیگر مذاہب کے لوگ اپنے پیشواؤں اور بانیان مذاہب کی خوبیاں اور کارنامے بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کریں - تو مسلمان خصوصاً احمدی ان میں شریک ہوں اور تقریریں کریں:-

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسے منعقد کرنے کی تجویز پر ۱۹۲۸ء میں ہی عمل شروع کر دیا گیا - اور اب تک ہر سال اس قسم کے جلسے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرونِ ہند بھی جہاں جہاں احمدی جماعتیں موجود ہیں - کئے جاتے ہیں - اور ہر مذہب و ملت کے چوٹی کے اصحاب ان میں شامل ہو کر خراج عقیدت ادا کرتے ہیں - اس کے ساتھ ہی نہایت کھلے طور پر وہ یہ اعتراف بھی کرتے ہیں - کہ ہندو مسلم تعلقات کو خوشگوار بنانے کی یہ بہترین تجویز ہے - اور اس پر زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانہ پر عمل ہونا چاہیئے:-

اس تجویز پر جہاں ہندوستان کے ہر صوبہ کے معزز ترین مسلم اور غیر مسلم اصحاب نے لبیک کہی - اور اسے کامیاب بنانے کے لئے اس میں عملی طور پر حصہ لیا - وہاں کچھ مسلمان کہلانے والے ایسے بھی تھے - جنہوں نے اس کی مخالفت کی - اور انتہائی مخالفت کی - حتےٰ کہ یہاں تک کہا گیا - کہ کسی غیر مسلم کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت پر تقریر کرنے کا موقعہ دینا آپ کی ہتک کرانا ہے - اور مسلمانوں کو اس کی قطعاً اجازت نہ دینی چاہیئے:

خدا کی شان - اس تجویز کی مخالفت میں پنجاب کے جس مسلمان اخبار نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا - اسی نے حال میں سب سے بڑھ کر راولپنڈی کے سردار آتما سنگھ صاحب کی اس تجویز کو کامیاب بنانے کی کوشش کی - کہ معراج النبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تقریب پر لاہور میں ایک جلسہ منعقد کر کے تقریریں کی جائیں - اور دُوسرے اخبارات نے اس تجویز کی پُر زور تائید کی - چنانچہ اخبار "انقلاب" نے لکھا:-

"ہندوستان اور ہندوستانیوں کو اس نازک ترین دَور میں ان کے تمام اندرونی جھگڑوں سے صرف ہندو مسلم سکھ - عیسائی اتحاد ہی محفوظ رکھ سکتا ہے - اس لئے یہ ضروری ہے کہ تمام مذہبی اور قومی بزرگوں کے یادگاری دنوں کو سب ہندوستانی بلالحاظ مذہب و ملت جماعت و فرقہ دلی عقیدت اور محبت سے منائیں - اور اس طرح آپس میں سچی محبت بڑھانے کی کوشش کریں - اس سلسلہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے معراج کی یادگار میں ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کا ایک مشترکہ جلسہ حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج لاہور میں اتوار ۹ اگست کو منعقد ہوگا"

پھر جب یہ جلسہ منعقد ہوا - تو باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے منعقد ہونے والے جلسوں کے مقابلہ میں اس جلسہ کو کسی لحاظ سے بھی کوئی فوقیت حاصل نہ تھی - اس کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا گیا - اور اسے بہت مفید بتایا گیا - ایسے جلسے کے مفید ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا - لیکن درحقیقت یہ اس تجویز کا چربہ ہے - جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے کئی سال قبل تمام اہل ہند کے سامنے پیش فرمائی تھی - اور جو اس وقت تک کافی مقبولیت حاصل کر چکی ہے - اور نہایت مفید اثر پیدا کر رہی ہے:-

ہم ایک موقعہ پر پہلے بھی سردار آتما سنگھ صاحب کے اس طریق عمل کی تعریف کر چکے ہیں - اور اب پھر کرتے ہیں کہ وہ دُوسرے مذاہب کے بانیوں کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کرتے ہیں - لیکن ان مسلمانوں کی کوتاہی اور لاپروائی پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جو ایک غیر مسلم کی طرف سے منعقد ہوئے والے ایک جلسہ پر اکتفا کرکے سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور اس تقریب میں اپنی طرف سے "مسلم لیگ کے بینڈ کی ترنم ریزیوں" کا اضافہ کرکے اپنے کو بنگ دوش خیال کر رہے ہیں دراصل اس قسم کے جلسے منعقد کرنے کا کام انہیں اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ اور ہر جگہ ایسے جلسے منعقد کرکے غیر مسلم اصحاب کو ان میں شمولیت کی دعوت دینی چاہیئے۔

اس جلسہ میں ایک قرارداد بھی پاس کی گئی ہے۔ جو یہ ہے۔

"یہ جلسہ گہری سوچ بچار اور حوادث وواقعات کے کامل مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ ہندوستان کی قوموں کا حقیقی اتحاد صرف روحانی رشتے سے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ روحانی اصول کسی سیاسی حادثے سے بدل نہیں سکتے۔ اس لئے روحانیت ہی دُنیا کو سچی محبت پریم اور باہمی ہمدردی کی راہ پر ڈال سکتی ہے۔ اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے یہ جلسہ تمام ہندوؤں مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ تمام بزرگان مذاہب کے اعزاز میں عقیدت مندانہ جلسے کئے جائیں خصوصاً حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) شری کرشن حضرت عیسےٰ اور حضرت گورونانک کے جنم دن تمام قوموں کی طرف سے منائیں جائیں۔ تاکہ تمام قومیں مذہب کی حقیقی تعلیمات سے واقف ہوکر روحانی اصول پر متحد ہوجائیں۔" (زمیندار ۱۳ اگست)

اس قرارداد میں جس اصل کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ وہ نہائت ہی اہم ہے۔ اور ہمارے لئے یہ اس لحاظ سے بہت خوشکن ہے۔ کہ آج گہری سوچ بچار اور حوادث وواقعات کے تھپیڑے کھانے کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے جو صورت تجویز کی گئی ہے۔ وہ آج سے کئی سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بیان فرما چکے ہیں۔ اور یہ اس بات کی ایک مثال ہے۔ کہ خداتعالےٰ جن ہستیوں کے سپرد اپنی مخلوق کی روحانی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ ان کی نظریں دوسروں کی نسبت بہت وسیع کر دیتا ہے۔ وہ اس وقت ایک حقیقت پا لیتے ہیں۔ جب دوسروں کے وہم وگمان میں بھی وہ نہیں آسکتی۔ اور پھر دنیا کی بہتری اور بھلائی کے لئے اسے شدید سے شدید مخالفت کے باوجود نہ صرف پیش کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس کو زیرِ عمل بھی لے آتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اجتماعی یعنی تمام مذاہب کے مشترک

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خداتعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو نہاں در نہاں اسرار ظاہر کرتا ہے

"خداتعالےٰ نے مجھے دُنیا میں اس لئے بھیجا۔ کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خُدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں۔ اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے۔ اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کے روسے اس کو یقین آجائے۔ کہ خدا ہے کیونکہ ایک بڑا حصہ دُنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے۔ کہ ان کو خداتعالےٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں۔ کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتاتا ہے۔ اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں۔ جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔ اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے۔ ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہوسکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دُنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے۔ کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لائے"۔

(تریاق القلوب طبع اول ص۸)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے کے لئے جماعت احمدیہ گنج کا ہر فرد تیار ہے

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کے مردوں اور عورتوں کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۴ ظہور ۱۳۲۱ ہش بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج میں منعقد ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۱ ظہور ۱۳۲۱ ہش پڑھ کر سنایا گیا۔ اور حسب ذیل قرارداد باتفاق پاس کی گئی۔

(۱) جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کا ہر مرد اور ہر خاتون اس پُرآشوب وقت میں جبکہ ملک میں فسادات ہو رہے ہیں۔ اور بغاوت پھیلنے کا سخت خدشہ ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر آواز پر لبیک کہنے میں اپنی سعادت ابدی خیال کرتی ہے۔ اور اس یقین سے لبریز ہے۔ کہ حضور پُرنور کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ خداتعالےٰ کی رضا کے مطابق ہے۔

جماعت ہذا کا ہر مرد اس بات پر پختہ ایمان رکھتا ہے۔ کہ حضور کا ہر فرمودہ حکم نیک ہے۔ اور آپ کے ہر فرمودہ حکم کی تعمیل میں اپنی جانوں اپنی اولادوں وطنوں۔ مکانوں۔ جائدادوں کی پروا نہ کرنا خداتعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

جماعت ہذا کا ہر مرد وزن پیر وجوان حضور کے فرمودہ ارشاد کے مطابق مصروف دُعا ہے۔

خاکسار جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج

جامعہ احمدیہ کا شاندار نتیجہ

اس سال جامعہ احمدیہ کا نتیجہ خداتعالیٰ کے فضل سے نہایت شاندار نکلا ہے۔ جامعہ کی طرف سے ۱۸ طلبا یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے ۱۷ پاس ہوئے۔ اور نتیجہ ۹۴ء۴ فی صدی رہا۔ بحالیکہ یونیورسٹی کا مجموعی نتیجہ قریباً ۵۲ فی صدی ہے۔

جامعہ احمدیہ قادیان کی یہ کامیابی ایک اور رنگ میں بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اورنٹیل کالج لاہور سے جس پر حکومت زرکثیر صرف کرتی ہے اس سال صرف پانچ طالب علم پاس ہوئے فی صدی نتیجہ بھی جامعہ احمدیہ سے بہت کم ہے۔ ہم اس کامیابی پر جامعہ احمدیہ کے پرنسپل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے اور لیکچرار اصحاب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

قادیان میں نیشنل وار فرنٹ کا جلسہ

کل ۱۶ اگست نیشنل وار فرنٹ کا وفد گورداسپور سے قادیان آیا۔ ناظر صاحب امور عامہ کے زیر انتظام ٹاؤن کمیٹی کے احاطہ میں بعد نماز مغرب ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے سرانجام دیئے۔ نظارت کی طرف سے نہ صرف قادیان کی پبلک کو بلکہ ارد گرد کے مضافات کے لوگوں کو بھی جلسہ میں شریک کرنے کا انتظام کیا گیا۔ قادیان کی پبلک کے علاوہ ارد گرد کے مضافات سے بھی کثرت سے لوگ شریک جلسہ ہوئے۔ چودھری محبوب عالم صاحب پلیڈر، مسٹر سعید کے حق صاحب پلیڈر ۴۴ م۴۴ چودھری دھیان سنگھ صاحب پلیڈر۔ اور مسٹر غلام یزدانی صاحب بی۔ اے گورداسپور نے تقریریں کیں۔ عنائت اللہ خان صاحب عنائت سردار عطر سنگھ صاحب اور مسٹر ہیرا لال صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں صاحب صدر نے ارکان وفد کا شکریہ ادا کیا۔ اور ایک مختصر سی تقریر کے بعد جلسہ برخاست کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حقیقی کیمیا

نہ جانا کہ الہام ہے کیمیا — اسی سے تو ملتا ہے گنج لقا
یہی ہے کہ نایاب ہے دیدار کا — یہی ایک چشمہ ہے اسرار کا
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عجیب نظارہ

اسلام ایک سچے مومن کے متعلق یہ نظریہ پیش کرتا ہے۔ کہ وُہ حقیقی معنوں میں اللہ تعالےٰ کا عاشق صادق ہوتا ہے۔ اس کے دل کی گہرائیوں میں اسی کی محبت کے جذبات رقص کرتے ہیں۔ وُہ چاند کو دیکھتا ہے۔ تو اسے اس میں بھی محبوب حقیقی کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ سُورج کو دیکھتا ہے۔ تو اس کی شعاعیں اسے اللہ تعالےٰ کی محبت سے گرما دیتی ہیں۔ نسیم صبا کی اٹھکھیلیاں۔ کلیوں کا چٹکنا۔ پرندوں کا چہچہانا۔ سبزہ زاروں اور مرغزاروں کا نظارہ اسے بیکل کرنے کے لئے اپنے اندر ہزاروں سامان رکھتے ہیں۔ وُہ دیوانہ نہیں ہوتا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے عشق میں ہر وقت مدہوش رہنے کی وجہ سے دُنیا اسے دیوانہ کہتی ہے۔ اسے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ سوتے اور جاگتے ہر وقت ایک ہی یاد رہتی ہے۔ اُس ہستی کی یاد جو تمام حسنوں کی جامع اور تمام خوبیوں کی کان ہے۔ کس قدر عجیب نظارہ ہے۔ جو ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ کہ ایک مومن کی علے الصبح آنکھ کھُلتی ہے۔ تو پہلا کلمہ جو اس کی زبان سے نکلتا ہے۔ وُہ یہی ہوتا ہے۔ کہ الحمدُ للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔ وُہ آسمان اور زمین کی طرف دیکھتا ہے۔ تو کہہ اٹھتا ہے۔ ربنا ما خلقت ھٰذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔ وُہ نماز کے لئے مسجد کو جاتا ہے۔ تو دُعا کرتے ہُوئے جاتا ہے۔ مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ تو دُعا کرتا ہے۔ پھر نماز ادا کرتا ہے۔ تو اس کی ایک ایک حرکت میں تسبیح و تحمید کے ترانے بھرے ہُوئے ہوتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو خدا تعالےٰ کے پاک کلام کی تلاوت میں مشغول ہوتا ہے۔ اس کے بعد وُہ گو دُنیوی کاروبار میں مشغول ہوتا ہے۔ مگر ہر قدم کے اٹھاتے وقت۔ ہر بات کے کہتے وقت دیکھتا ہے۔ کہ وُہ اس کے آقا کے منشاء کے خلاف تو نہیں۔ اس طرح صبح سے شام تک اس کی زندگی محبت کی ایک کھُلی تفسیر ہوتی ہے وُہ جب اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ تو محبت کا عہد کرتا ہے۔ اور جب تک زندہ رہتا ہے۔ اسی عہد کو پُورا کرنے میں شب و روز مصروف رہتا ہے۔ پس مومن کیا ہے ایک عاشق صادق ہے جس کا مقصود و مطلوب خدائے واحد کی ذات بابرکات ہوتی ہے:۔

مومن کو خدا کا وصال

جب عشق ایک مومن کا امتیازی نشان ہُوا۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا اس کا محبوب اس کا مطلوب اور اس کا معشوق کبھی اس سے ملتا بھی ہے۔ یا نہیں۔ یہ مان لیا۔ کہ اس کے دل میں محبت ہوتی ہے لیکن اگر محبت کا کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ وُہ محبوب جس کے لئے انسان دن رات آہ و زاری کرے۔ اگر اس کا وصال کسی عاشق کو حاصل نہ ہو۔ تو اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ اس عشق کے نتیجہ میں معشوق کا وصال بھی انسان کو حاصل ہو۔ مگر آج دُنیا کے تمام مذاہب پر نظر دوڑا کر دیکھ لو۔ یہ تو دکھائی دے گا۔ کہ اُن کے پیرو اللہ تعالےٰ کے عشق کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر یہ بتا نہیں سکتے۔ کہ انہیں اپنے معشوق کا وصال کبھی میسر آیا ہے یا انہیں یہ وصال کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کہ یا تو خدا تعالےٰ کا دیدار حاصل ہو جائے۔ یا اس کی گفتار سے انسانی کان لطف اندوز ہوں۔ مگر کون ہے۔ جو اسلام کا پیرو نہ ہو۔ اور پھر یہ دعوےٰ کر سکے۔ کہ اس نے اپنے مذہب پر چل کر اللہ تعالےٰ کا دیدار حاصل کر لیا۔ یا اس کے کلام کو اس نے سُن لیا

اسلام کے سوا کوئی مذہب اس محبت اور عشق کا نتیجہ ظاہر نہیں کرتا۔ وُہ اپنے پیرؤوں کو ایک خیالی محبوب سے ملاقات کا وعدہ دیتے ہیں۔ مگر ہزار جدوجہد کے باوجود بھی ان کا محبوب انہیں ملتا نہیں اور وُہ اسی طرح خالی ہاتھ رہتے ہیں۔ جس طرح پہلے خالی ہاتھ تھے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام بتاتا ہے۔ کہ میری تعلیم کے مطابق اگر کوئی شخص اپنے اندر اللہ تعالےٰ کا عشق صادق پیدا کرے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ اسے معشوق کا وصال میسر نہ ہو۔ آگ ہوگی تو اس سے دھوآں اُٹھے گا۔ درد ہوگا۔ تو آہیں بلند ہوں گی۔ اسی طرح غیر ممکن ہے کہ غم عشق ہو۔ اور اس کا کوئی اثر انسانی قلب پر نہ ہو۔ عشق انسانی قلب اور جوارح پر اثر ڈالتا ہے۔ اور پھر یہ عشق اللہ تعالےٰ کی محبت کو جذب کرتا ہے۔ کیونکہ محبت محبت پیدا کرکے رہتی ہے۔ اسلام بتاتا ہے۔ کہ جب کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے عشق میں بڑھتا چلا جائے۔ اور نفسانیت کو جلا کر راکھ کر ڈالے۔ تو آخری نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے۔ کہ عاشق و معشوق کا وصال ہو جاتا ہے۔ اور زمین و آسمان کا خدا اس سے کلام کرنے لگ جاتا ہے۔ فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ۔ وہ لوگ جو اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہمارا محبوب اللہ ہے اور پھر اس محبت پر ایسی استقامت دکھاتے ہیں۔ کہ دُنیا کی کوئی طاقت انہیں اس سے پھرا نہیں سکتی۔ تو اللہ تعالےٰ کے فرشتے ان پر نازل ہوتے۔ اور انہیں محبوب حقیقی کے پیغامات پہونچاتے ہیں۔ گو یا عاشق و معشوق میں نامہ و پیام کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور عاشق صادق اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے:۔

نازک مقام

یہ وُہ شیریں پھل ہے۔ جو اسلام اپنے ماننے والوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور جس کا مزہ چکھنے والے آج بھی پائے جاتے ہیں۔ مگر باقی مذاہب میں ایسے لوگ کہاں۔ وُہ تو ایک بے ثمر درخت کی حیثیت رکھتے ہیں یا ایسے چشمہ کی صورت ہیں۔ جو مدتوں سے خشک ہو چکے ہیں۔ مگر یہ مقام جہاں ایک مومن کے لئے بہت بڑی خوشی کا مقام ہوتا ہے۔ وہاں اس مقام کی نزاکت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بعض دفعہ انسان خدائی الہام اور حدیث النفس میں امتیاز نہیں کر سکتا۔ اور اس طرح ٹھوکر کھا کر کہیں کا کہیں پہونچ جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر شخص کو یہ بھی معلوم ہو۔ کہ سچے الہام کی شناخت کا کیا طریق ہے۔ تاکہ وُہ اس راہ میں ہر قسم کے دھوکا سے محفوظ رہ سکے۔

الہام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تصریحات

اس غرض کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حسب ذیل تصریحات خضر راہ ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خوب یاد رکھو۔ کہ سچا الہام جو خالص خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل علامتیں اپنے ساتھ رکھتا ہے:۔

(۱) وُہ اس حالت میں ہوتا ہے۔ کہ جبکہ انسان کا دل آتشِ درد سے گداز ہو کر مصفّٰے پانی کی طرح خدا تعالےٰ کی طرف بہتا ہے۔ اسی طرف حدیث کا اشارہ ہے۔ کہ قرآن غم کی حالت میں نازل ہوا۔ لہٰذا تم بھی اس کو غمناک دل کے ساتھ پڑھو:۔

(۲) سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے۔ اور نامعلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے۔ اور ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے:۔

(۳) سچے الہام میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے۔ اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے۔ اور قوت۔ اور رُعب ناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔ مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں۔ اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے۔ کیونکہ شیطان چور۔ اور مخنث اور عورت ہے:۔

(۴) سچا الہام خدا تعالےٰ کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ضرور ہے۔ کہ اس میں پیشگوئیاں بھی ہوں۔ اور وُہ پُوری بھی ہو جائیں:۔

(۵) سچا الہام انسان کو دن بدن نیک بناتا جاتا ہے۔ اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے۔

(۶) سچے الہام پر انسان کی تمام اندرونی قوتیں گواہ ہو جاتی ہیں۔ اور ہر ایک قوت پر ایک نئی اور پاک روشنی پڑتی ہے۔ اور انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پاتا ہے۔ اور اس کی پہلی زندگی مر جاتی ہے۔ اور نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ اور وہ بنی نوع کی ایک عام ہمدردی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

(۷) سچا الہام ایک ہی آواز پر ختم نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا کی آواز ایک سلسلہ رکھتی ہے۔ وہ نہائت ہی حلیم ہے۔ جس کی طرف توجہ کرتا ہے اس سے مکالمت کرتا ہے۔ اور سوالات کا جواب دیتا ہے۔ اور ایک ہی مکان اور ایک ہی وقت میں انسان اپنے معروضات کا جواب پاسکتا ہے۔ گو اس مکالمہ پر کبھی فترت کا زمانہ بھی آجاتا ہے۔

(۸) سچے الہام کا انسان کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ اور کسی مدعی الہام کے مقابلہ سے اگرچہ وہ کیسا ہی مخالف ہو نہیں ڈرتا۔ جانتا ہے کہ میرے ساتھ خدا ہے۔ اور وہ اس کو ذلت کے ساتھ شکست دے گا۔

(۹) سچا الہام اکثر علوم اور معارف کے جاننے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا اپنے ملہم کو بے علم اور جاہل رکھنا نہیں چاہتا۔

(۱۰) سچے الہام کے ساتھ اور بھی بہت سی برکتیں ہوتی ہیں۔ اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دی جاتی ہے اور رعب عطا کیا جاتا ہے۔

(ضرورت الامام صفحہ ۱۶۔۱۹)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

"اکثر لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ پھر رحمانی الہام کی نشانی کیا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اس کی کئی نشانیاں ہیں۔

(۱) اول یہ کہ الٰہی طاقت اور برکت اس کے ساتھ ایسی ہوتی ہے۔ کہ اگرچہ اور دلائل ابھی ظاہر نہ ہوں۔ وہ طاقت بڑے جوش اور زور سے بتاتی ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور ملہم کے دل کو ایسا اپنا مسخر بنا لیتی ہے۔ کہ اگر اس کو آگ میں کھڑا کر دیا جائے۔ یا ایک بجلی اس پر پڑنے لگے۔ وہ کبھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ الہام شیطانی ہے یا حدیث النفس ہے یا شکی ہے یا ظنی ہے۔ بلکہ ہر دم اس کی روح بولتی ہے۔ کہ یہ یقینی اور خدا کا کلام ہے۔

دوسرے خدا کے الہام میں ایک خارق عادت شوکت ہوتی ہے۔

تیسرے وہ پُر زور آواز اور قوت سے نازل ہوتا ہے۔

چوتھے۔ اس میں ایک لذت ہوتی ہے۔

پانچویں۔ اکثر اس میں سلسلہ سوال و جواب پیدا ہو جاتا ہے۔ بندہ سوال کرتا ہے خدا جواب دیتا ہے۔ اور پھر بندہ سوال کرتا ہے۔ خدا جواب دیتا ہے۔ خدا کا جواب پانے کے وقت بندہ پر ایک غنودگی طاری ہوتی ہے لیکن صرف غنودگی کی حالت میں کوئی کلام زبان پر جاری ہونا وحی الٰہی کی قطعی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس طرح پر شیطانی الہام بھی ہو سکتا ہے۔

چھٹے۔ وہ الہام کبھی ایسی زبانوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ جن کا ملہم کو کچھ بھی علم نہیں۔

ساتویں۔ خدائی الہام میں ایک خدائی کشش ہوتی ہے۔ اول وہ کشش ملہم کو عالم تفرید اور انقطاع کی طرف لے جاتی ہے۔ اور آخر اس کا اثر بڑھتا بڑھتا طبائع سلیمہ مبایعین پر جا پڑتا ہے۔ تب ایک دنیا اس کی طرف کھینچی جاتی ہے۔ اور بہت سی روحیں اس کے رنگ میں بقدر استعداد آجاتی ہیں۔

آٹھویں۔ سچا الہام غلطیوں سے نجات دیتا اور بطور حکم کے کام کرتا ہے۔ اور قرآن شریف سے کسی بیان میں مخالف نہیں ہوتا۔

نویں۔ سچے الہام کی پیشگوئی فی حد ذاتہٖ سچی ہوتی ہے۔ گو اس کے سمجھنے میں لوگوں کو دھوکا ہو۔

دسویں۔ سچا الہام تقوے کو بڑھاتا اور اخلاقی قوتوں کو زیادہ کرتا اور دنیا سے دل برداشتہ کرتا اور معاصی سے متنفر کر دیتا ہے۔

گیارھویں۔ سچا الہام چونکہ خدا کا قول ہے اس لئے وہ اپنی تائید کے لئے خدا کے فعل کو ساتھ لاتا ہے۔ اور اکثر بزرگ پیشگوئیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو سچی نکلتی ہیں اور قول اور فعل دونوں کی آمیزش سے یقین کے دریا جاری ہو جاتے ہیں۔ اور انسان سفلی زندگی سے منقطع ہو کر ملکوتی صفات بن جاتا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۱۵)

سچا الہام خدا کا عاشق زار بنا دیتا ہے

ایک اور جگہ اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

"جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت اور تاثیر ہے۔ وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے۔ اور تاریکی کو دور کرتا ہے اور اس کے ورود سے مجھے ایک نہائت لطیف لذت آتی ہے۔ کاش اگر میں قادر ہو سکتا تو میں اس کو بیان کرتا۔ مگر روحانی لذتیں ہوں خواہ جسمانی ان کی کیفیات کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھلانا انسانی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے۔ اور اس کی ملاحت حسن سے لذت اٹھاتا ہے۔ مگر وہ بیان نہیں کر سکتا۔ کہ وہ لذت کیا چیز ہے۔ اسی طرح وہ خدا جو تمام ہستیوں کا علت العلل ہے جیسا کہ اس کا دیدار اعلےٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے۔ ایسا ہی اس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے اگر ایک کلام انسان سنے یعنی ایک آواز اس کے دل پر پہونچے۔ اور اس کی زبان پر جاری ہو۔ اور اس کو شبہ باقی رہ جائے۔ کہ شائد یہ شیطانی آواز ہے۔ یا حدیث النفس تو درحقیقت وہ شیطانی آواز ہوگی۔ یا حدیث النفس ہوگی۔ کیونکہ خدا کا کلام جس قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے خود یقین دلا دیتا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور ہرگز مردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے اندر ایک جان ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک خارق عادت تجلی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ذرہ ذرہ وجود پر تصرف کرنے والے ملائک ہوتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اس کے ساتھ خدائی صفات کے اور بہت سے خوارق ہوتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہی نہیں ہوتا۔ کہ ایسی وحی کے مورد کے دل میں شبہ پیدا ہو سکے۔ بلکہ وہ شبہ کو کفر سمجھتا ہے اور اگر اس کو کوئی معجزہ نہ دیا جائے۔ تو وہ اس وحی کو جو ان صفات پر مشتمل ہے بجائے خود ایک معجزہ قرار دیتا ہے۔ ایسی وحی جس شخص پر نازل ہوتی ہے

دواخانہ نور الدینؓ قادیان کی مشہور دوائیں

	روپیہ-آنہ
(۱) صندلین کمی خون کو دور کرنے کے لئے نیز جلدی امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص	۱-۱۲
" نصف صد "	۱-۰
(۲) اکسیر معدہ۔ بدہضمی نفخ کھٹے ڈکار بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص	۱-۱۲
" نصف صد "	۱-۰
(۳) قرص خاص۔ امراض مخصوصہ کے لئے از حد مجرب و مفید ہے قیمت ۵۰ قرص	۲-۰
(۴) اکسیر سیلان الرحم۔ پون۔ لیکوریا۔ سفید پانی کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی	۳-۰
(۵) نورمنجن۔ دانتوں کی بیماریوں کے لئے نہائت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو اونس	۰-۸
" " " ایک "	۰-۵
(۶) تریاق اٹھرا۔ امراض اٹھرا کے لئے تکمیل کورس گیارہ تولہ یکمشت فی تولہ	۱-۰
الگ متفرق فی تولہ	۱-۴
(۷) سرمہ مبارک گکروں۔ آشوب زخم وغیرہ کے لئے مفید ہے قیمت فی تولہ	۲-۸
" ۳ ماشہ	۰-۱۲
(۸) رفیق نسواں۔ حیض کی تکلیف اور کمی کا مکمل علاج قیمت یک صد قرص	۳-۱۲
" پچاس "	۲-۰
(۹) عنبرین۔ طاقت کی بے نظیر دوا قیمت پانچ تولہ	۴-۰
(۱۰) اکسیر کھانسی۔ کھانسی کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت پچاس قرص	۱-۰
(۱۱) دوائی نعمت الٰہی۔ اولاد نرینہ کے لئے مجرب نسخہ۔ قیمت مکمل کورس دس روپیہ صرف	۱۰-۰

منگوانے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدینؓ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی محبت میں ایسے عاشق زار کی طرح بنا دیتی ہے جو اپنے تئیں صدق و ثبات کے کمال کی وجہ سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے۔ اس کا نفس اس کے دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے وہ میدان کا بہادر۔ اور استغناء کے تخت کا مالک بن جاتا ہے۔ یہی میرا حال ہے۔ جس کو دنیا نہیں جانتی۔ قبل اس کے جو میں معجزات دیکھوں۔ اور آسمانی تائیدوں کا مشاہدہ کروں۔ میں اس کی کلام سے ہی اس کی طرف ایسا کھینچا گیا کہ کچھ اٹکل نہیں آتی۔ کہ مجھے کیا ہو گیا۔ تیز تلواریں میرے اس پیوند کو چھڑا نہیں سکتیں۔ کوئی آگ مجھے ڈرا نہیں سکتی وہ کشش جس نے میرے دل پر کام کیا وہ دلائل سے باہر ہے۔ اور بیان سے بلندتر۔ اور براہین سے بالاتر ہے؛

(نزول المسیح ص۸۵ و ص۸۶)

یہ سچے الہام کی شناخت کے طریق ہیں۔ ایسا الہام جس شخص پر نازل ہو۔ اس کی خوش قسمتی کا کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے یہ دو دلوں کا ملاپ نہیں۔ بلکہ خالق اور مخلوق کا ملاپ ہے۔ بندے اور خدا کا اتصال ہے۔ مبارک وہ جسے یہ اتصال ہوا۔ اور مبارک مذہب اسلام کہ جس نے بنی نوع انسان کو یہ مسرت بخش راستہ دکھایا؛

مگر اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا مرد جری بھیج دیا۔ جو ہر میدان میں اس کے لئے سینہ سپر ہو کر کھڑا رہے۔ اور جس نے اپنے وجود کو اسلام کی فضیلت پر بطور براہان و دلیل پیش کرتے ہوئے ہر قوم کے پہلوانوں کو للکارا۔ کہ اسلام کی صداقت میں شک کرنے والے میدان میں آئیں۔ اور مجھ سے مقابلہ کر کے صداقت اسلام کا زندہ ثبوت مشاہدہ کریں۔ کئی آئے۔ اور ہمیشہ کے لئے اسلام کی صداقت و فضلیت پر مہر کر گئے۔ اور کئی تھے۔ جن کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہو سکی؛

اسلام پر الحادی ہوا کا اثر اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اگست کے پرچہ میں مجبور ہو کر یہ تو مان لیا ہے۔ کہ عیسائیت کا تنزل ہو رہا ہے۔ لیکن اسے عام الحادی ہوا کا اثر قرار دیا ہے۔ تا کوئی اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اثر نہ سمجھ لے۔ اور پھر اسے ایک عام بات بنانے کے لئے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہندو دھرم اور اسلام بھی اس الحادی ہوا کے اثر سے محفوظ نہیں ہیں۔ گویا آپ کے نزدیک عیسائیت کا تنزل اسی سے مخصوص نہیں۔ ہندو دھرم اور اسلام کا بھی تنزل ہو رہا ہے۔ آپ کے نزدیک اس وقت ان تینوں مذاہب کی حالت یکساں ہے کوئی فرق نہیں۔

اس ضمن میں ہم مولوی صاحب موصوف سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ تو مان لیا۔ کہ ان تینوں مذاہب میں جہانتک ان کے تنزل کا تعلق ہے کوئی فرق نہیں۔ اور جیسا کہ آپ نے بتایا۔ کہ عام الحادی ہوا کے زیر اثر ان تینوں کا تنزل ہو رہا ہے۔ گویا بلحاظ نقص یہ تینوں یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں اسلام میں اور ان میں فرق کیا ہوا۔ دنیا میں تین باغ ہیں۔ اور تینوں اجڑ رہے ہیں۔ تینوں ہی باد سموم کے تیز و تند جھونکوں سے جھلس رہے ہیں۔ تو ان میں سے کسی کے متعلق کوئی عقلمند کس طرح کسی امتیازی مقام کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ کوئی شخص جس کے ہوش و حواس درست اور قائم ہوں۔ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ ان تینوں میں سے فلاں باغ ایسا ہے۔ جس کی حفاظت اور دیکھ بھال کرنے والا موجود ہے۔ پس مولوی صاحب جب بلحاظ نقائص تینوں کو یکساں مان چکے ہیں۔ تو پھر یا تو وہ یہ بھی بیان کر دیں کہ اسلام کو دیگر ادیان پر کوئی فوقیت اور فضیلت نہیں۔ یا پھر یہ بتائیں۔ کہ اسلام کو عیسائیت اور ہندو دھرم سے ممتاز کرنے والی کیا چیز ہے۔

ان میں سے ایک باغ کو دوسروں سے ممتاز کرنے والی واضح اور نمایاں چیز یہی ہو سکتی ہے۔ کہ باغ کے مالک نے اس کے لئے باوجود باغبان اور نگران مقرر کئے ہوں۔ جو اسے خس و خاشاک سے صاف رکھنے کی کوشش کریں۔ جو اسے کانٹوں سے پاک کریں۔ اور اس کی ترو تازگی کے لئے پانی مہیا کریں۔ اور زہریلی ہوا کے بد اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے مناسب انتظامات کریں۔ لیکن اگر یہ صورت نہیں۔ تو پھر کسی کا یہ کہنا کہ ان تینوں میں سے فلاں باغ افضل ہے۔ مدعی کی حماقت کی دلیل ہے

افسوس مولوی صاحب نے عیسائیت کے تنزل کے اقرار کے ساتھ اسلام کو بھی ایسا ہی قرار دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے اقرار سے بچنے کا ایک حیلہ تو تلاش کر لیا لیکن یہ بات یہیں ختم تو نہیں ہو جاتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون۔ اسلام اور قرآن کریم کی حفاظت کرنے کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ ابدی وعدہ ہے۔ اور ہر زمانہ میں اس کی نگرانی اور خبر گیری کا یقین دلایا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ آج جبکہ اسلام کی حالت بقول مولوی ثناء اللہ صاحب عام الحادی ہوا کے اثر سے بالکل عیسائیت اور ہندو دھرم کی سی ہو چکی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس کی حفاظت کا کیا انتظام فرمایا اگر جیسا کہ وعدہ الٰہی ہے اس کی خبر گیری اور اغیار کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی انتظام خدا تعالےٰ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ تو یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام کو دیگر مذاہب پر یہ فضیلت حاصل ہے۔ ورنہ نہیں۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا اسلام کے متعلق یہ وعدہ کس طرح اور کس رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ اور اگر نہیں ہو رہا۔ تو خدا تعالےٰ کا وعدہ غلط ماننا پڑے گا۔ نعوذ باللہ

ممکن ہے مولوی صاحب کہہ دیں۔ کہ علماء اس کی حفاظت کے لئے موجود ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایسے علماء جن کا مدار ظاہری علوم کی تحصیل اور زیادہ سے زیادہ سرکاری یونیورسٹیوں کی ڈگریوں پر ہے۔ تو یہ ہر مذہب میں موجود ہیں۔ اگر مسلمانوں میں چند لوگ مولوی فاضل یا اسلامی انجمنوں کے مدارس کے فارغ التحصیل موجود ہیں۔ تو عیسائیوں میں بڑے بڑے فاضل پادری۔ ہندوؤں سکھوں میں بڑے بڑے پنڈت شاستری اور گیانی وغیرہ پائے جاتے ہیں جو ظاہری علوم میں مسلم علماء سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ ان لئے یہ بھی کوئی ایسی خصوصیت نہیں جو اسلام کو دیگر ادیان پر کوئی خاص فضیلت عطا کر سکے۔ خصوصیت تو ایسی ہونی چاہئے جو صحیح معنوں میں خصوصیت کہلا سکے۔ اور دوسرے ادیان جس کی نظیر نہ لا سکے۔ اور وہ یہی ہو سکتی ہے کہ اسلام میں ایسا مرد کامل پیدا ہو۔ جو خدا تعالےٰ سے براہ راست تعلقات رکھنے کا مدعی ہو اور جو کہہ سکے۔ کہ اسلام کی متابعت نے اسے ایک ایسا مقام عطا کر دیا ہے۔ جو دیگر ادیان کے لوگوں میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے صرف تعلقات رکھنے اور ہمکلامی کے شرف سے مشرف ہونے کا دعویٰ ہی نہ کرے۔ بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی پیش کر سکے۔ اور اس تعلق کے نشانات پوری تحدی کے ساتھ دوسروں کو دکھا کر انہیں میدان مقابلہ میں بلا سکے۔ اگر یہ سب کچھ ہو۔ تو اسلام کی خصوصیت اور فضیلت کی دلیل ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

ہماری اپوزیشن اس بارہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے مضبوط ترین ہے۔ بے شک ہم مانتے ہیں۔ کہ عام الحادی ہوا کا اثر اسلام پر تو نہیں۔ لیکن مسلمانوں پر ضرور ہوا۔ لیکن فرق یہ ہے۔ کہ دوسرے لوگ اس ہوا کے زہر سے دبنا شروع ہوئے تو دبتے ہی چلے جاتے ہیں۔ ان کے لگائے ہوئے درخت اس کے اثر سے مرجھاتے چلے جاتے ہیں۔ بلکہ خشک ہو چکے ہیں۔ لیکن اسلام پر جہاں اس ہوا کا اثر ہوا۔ اور ہونا چاہئے تھا۔ جہاں اس الحادی زہریلی ہوا نے اس کی شاخوں اور ٹہنیوں پر اثر ڈالنا شروع کیا۔ وہاں اس کے ساتھ ہی اس میں نئی کونپلیں اور نئے شگوفے پھوٹنے لگے۔ اور وہ پھر ہرا بھرا نظر آنے لگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے مر...

برشعشا۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ اسہال۔ اور جوڑوں کے درد کے لئے اکسیر ہے۔ یہ کستوری و زعفران سے مرکب ہے۔ سادہ ایک روپیہ تولہ زعفران و کستوری والا ۲ تولہ۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

(گزشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ ستمبر ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام اطلاع کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ تا وہ بہت جلد خود بخود رقم ارسال فرما دیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرما دیں۔ جو دوست ۳۱ اگست ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں یکم ستمبر ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ امید ہے۔ احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

(خاکسار مینیجر الفضل)

۱۵۲۵۱۔ حکیم محمد عبدالجلیل صاحب۔
۱۵۲۵۵۔ مسٹر منظور احمد صاحب۔
۱۵۲۶۴۔ برکت علی صاحب۔
۱۵۲۸۶۔ قریشی شجاع اللہ صاحب
۱۵۳۰۴۔ صفدر جنگ صاحب
۱۵۳۴۴۔ ملک بشیر احمد صاحب
۱۵۳۶۱۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۳۹۸۔ محمد شریف صاحب۔
۱۵۴۰۴۔ راجہ بشیر الدین صاحب
۱۵۴۳۷۔ سعید احمد صاحب۔
۱۵۴۶۳۔ سید رعلی صاحب۔
۱۵۴۷۰۔ ڈاکٹر عطار الرحمن صاحب
۱۵۴۷۱۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب۔
۱۵۴۸۸۔ محمود بیدار سیکرٹری ملک حبیب اللہ صاحب
۱۵۵۰۰۔ بابو محمد نصیب صاحب۔
۱۵۵۰۹۔ عبدالرحیم صاحب۔

۱۵۵۲۵۔ مرزا عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷۔ سکرٹری صاحب تبلیغ
۱۵۵۳۴۔ بابو عبدالرحیم صاحب
۱۵۵۴۱۔ منشی نور الٰہی صاحب
۱۵۵۴۴۔ چوہدری شریف احمد صاحب
۱۵۵۵۵۔ چوہدری سراج الدین صاحب
۱۵۵۶۷۔ میاں محمد شریف صاحب
۱۵۵۷۱۔ رشید احمد صاحب۔
۱۵۵۷۵۔ چوہدری فضل الرحمن صاحب
۱۵۵۷۹۔ ” غلام نبی صاحب
۱۵۵۸۰۔ مولوی عبدالرحمن صاحب
۱۵۵۸۷۔ شیخ بشیر الدین صاحب۔
۱۵۵۸۸۔ محمد قاسم صاحب۔
۱۵۵۹۱۔ چوہدری محمد تقی صاحب
۱۵۵۹۴۔ عبدالباسط صاحب۔
۱۵۵۹۷۔ چوہدری مقصود علی صاحب

۱۵۵۹۸۔ ماسٹر محمد حسین صاحب
۱۵۶۱۵۔ عبدالسلام صاحب
۱۵۶۳۹۔ شیخ بشیر احمد صاحب
۱۵۶۴۳۔ مولوی عبدالکریم صاحب
۱۵۶۶۵۔ ایس۔ الیف فیضی صاحب
۱۵۶۶۹۔ ڈاکٹر ایم۔ این احمد صاحب
۱۵۷۰۲۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۱۰۔ سکرٹری جماعت احمدیہ
۱۵۷۱۸۔ قاضی شریف الدین صاحب
۱۵۷۱۹۔ خانصاحب ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۲۱۔ شریف احمد صاحب
۱۵۷۲۲۔ چوہدری عبدالقادر صاحب
۱۵۷۳۲۔ منشی خلیل الرحمن صاحب
۱۵۷۳۶۔ ملک عبدالمجید خانصاحب
۱۵۷۴۲۔ اے۔ آر پاپا صاحب
۱۵۷۵۹۔ شیخ رشید احمد صاحب

اعلان نکاح

میری لڑکی مسماۃ زینب بیگم کا نکاح مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۴۲ء کو بعوض مبلغ اڑھائی صد روپیہ مہر منشی عبدالعزیز صاحب ولد میاں مہرالدین صاحب احمدی کے ساتھ میاں امیرالدین صاحب نے پڑھا۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے موجب خیر و برکت بناوے۔ والسلام

خاکسار صوفی غلام محمد احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۲۷ الف ڈاکخانہ کا چھلو ضلع تھرپارکر سندھ

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

اکسیر شباب

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت ۳۰ خوراک ۵ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

۱۵۷۶۷۔ ایم۔ اے لطیف صاحب
۱۵۷۷۱۔ حکیم محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۹۹۔ مرزا عبداللطیف صاحب
۱۵۸۱۲۔ میاں خدا بخش صاحب
۱۵۸۲۷۔ کیپٹن جی۔ اے احمد صاحب
۱۵۸۱۹۔ عبدالمجید خان صاحب
۱۵۸۲۳۔ ماسٹر رحمت اللہ صاحب
۱۵۸۲۵۔ سید عابد حسین صاحب۔
۱۵۸۲۷۔ چوہدری محمد نذیر خان صاحب
۱۵۸۳۳۔ جہاں آرا بیگم صاحبہ۔
۱۵۸۳۵۔ ایم عظیم خان صاحب
۱۵۸۳۹۔ عبدالمومن خان صاحب
۱۵۸۴۰۔ حشمت علی صاحب۔
۱۵۸۶۲۔ محمد اشرف صاحب۔
۱۵۸۶۸۔ مستری مہرالدین صاحب
۱۵۸۸۱۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔
۱۵۸۹۷۔ جماعت احمدیہ شاہپور۔
۱۵۸۹۸۔ منتظم لائبریری
۱۵۹۱۳۔ بابو نثار اللہ صاحب
۱۵۹۱۹۔ قریشی غلام محمد صاحب
۱۵۹۲۱۔ شیخ محمد حسین صاحب۔
۱۵۹۲۶۔ منشی عبدالمجید خان صاحب
۱۵۹۲۸۔ فقیر محمد صاحب۔
۱۵۹۳۰۔ شیخ ایم یو انور صاحب
۱۵۹۴۰۔ محمد خورشید عالم صاحب
۱۵۹۵۵۔ قاضی عبدالقادر صاحب
۱۵۹۶۱۔ آر اے ملک صاحب
۱۵۹۶۹۔ محمد ہاشم خانصاحب
۱۵۹۷۳۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۹۷۴۔ بابو عبدالعزیز صاحب
۱۵۹۷۸۔ محمد عبداللہ صاحب
۱۵۹۸۱۔ میاں فضل الٰہی صاحب
۱۶۰۰۵۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب
۱۶۰۰۷۔ میاں منظور احمد صاحب
۱۶۰۱۴۔ نور محمد صاحب
۱۶۰۱۹۔ خواجہ جلال الدین صاحب
۱۶۰۲۰۔ قادر بخش صاحب
۱۶۰۲۳۔ اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب
۱۶۰۲۶۔ ایم۔ جی حیدر صاحب
۱۶۰۲۸۔ راجہ غلام محمد صاحب
۱۶۰۳۰۔ منظور الٰہی صاحب
۱۶۰۳۱۔ ایم۔ اے قیوم صاحب
۱۶۰۳۵۔ شیخ رحمت اللہ صاحب

۱۶۰۳۷۔ حاجی رحمت اللہ صاحب
۱۶۰۳۸۔ والدہ داؤد صاحب۔
۱۶۰۴۱۔ ہدایت اللہ صاحب
۱۶۰۴۳۔ سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۶۰۴۴۔ محمد یونس صاحب۔
۱۶۰۴۶۔ چوہدری عبدالحکیم صاحب
۱۶۰۴۷۔ ایم عطار محمد صاحب۔
۱۶۰۵۰۔ محمد انور خان صاحب۔
۱۶۰۵۴۔ مرزا غلام رسول صاحب
۱۶۰۵۶۔ عبدالسلام خانصاحب
۱۶۰۵۷۔ آفتاب احمد صاحب
۱۶۰۵۸۔ مرزا عبدالرحمن صاحب بی۔ اے
۱۶۰۶۵۔ غلام مصطفٰے صادق صاحب
۱۶۰۶۷۔ بابو محمد الطاف صاحب
۱۶۰۷۸۔ سب لفٹیننٹ آر یو باجوہ
۱۶۰۸۲۔ مسعود الرحمن صاحب۔
۱۶۰۸۴۔ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۶۰۸۵۔ ” شمشیر علی صاحب
۱۶۰۹۰۔ محمد عالم صاحب۔
۱۶۰۹۴۔ عبدالرؤف صاحب۔
۱۶۱۰۰۔ بابو عبدالکریم صاحب
۱۶۱۰۱۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۶۱۰۴۔ انجمن احمدیہ ڈگی۔
۱۶۱۰۶۔ بابو عبدالرحمن صاحب
۱۶۱۰۸۔ محمد عبداللہ صاحب۔
۱۶۱۱۰۔ نادرن انڈین فیکٹری
۱۶۱۱۴۔ ظفر اسلام صاحب۔
۱۶۱۲۲۔ سید رشید احمد صاحب۔
۱۶۱۲۴۔ امۃ اللہ بیگم صاحبہ۔
۱۶۱۳۲۔ چوہدری عبدالکریم صاحب
۱۶۱۳۳۔ عبدالقادر صاحب۔
۱۶۱۳۴۔ قاضی نذیر احمد صاحب
۱۶۱۴۰۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۱۶۱۴۴۔ سردار بشیر احمد صاحب
۱۶۱۵۵۔ منشی عبدالغنی صاحب
۱۶۱۵۸۔ ایم ضیاء الحق صاحب۔
۱۶۱۵۹۔ شریف احمد صاحب۔
۱۶۱۶۰۔ بابو عبدالغنی صاحب
۱۶۱۶۱۔ دہلی فوٹو ہاؤس صاحب
۱۶۱۶۹۔ بخانہ ظہیر احمد صاحب
۱۶۱۷۴۔ چوہدری بشارت علی صاحب
۱۶۱۷۷۔ چوہدری بشیر احمد صاحب

۱۶۱۷۹۔ پیر سلطان عالم صاحب
۱۶۱۸۰۔ غلام صمدانی خادم صاحب
۱۶۱۸۱۔ منشی محمد انور صاحب
۱۶۱۸۵۔ چوہدری برکت علی صاحب
۱۶۱۸۶۔ مستری تاج الدین صاحب
۱۶۱۸۷۔ کے باوا صاحب۔
۱۶۱۹۱۔ راجہ عبدالحمید صاحب
۱۶۱۹۶۔ چوہدری عبداللطیف صاحب
۱۶۱۹۸۔ سلطان صلاح الدین صاحب
۱۶۲۰۳۔ مولوی منصور احمد صاحب
۱۶۲۰۸۔ عبدالرشید صاحب
۱۶۲۱۴۔ اللہ دتہ صاحب۔
۱۶۲۱۵۔ احمد الدین صاحب
۱۶۲۲۱۔ بابو عبدالغفور صاحب
۱۶۲۲۳۔ ملک محمد مظفر الدین احمد صاحب
۱۶۲۲۶۔ عبدالسلام صاحب
۱۶۲۳۰۔ مرزا گلزار حسین صاحب
۱۶۲۳۴۔ محمد شفیع صاحب۔
۱۶۲۴۰۔ محمد بشیر صاحب۔
۱۶۲۴۲۔ شوکت علی صاحب
۱۶۲۴۵۔ دی بنگال بل اسٹور کمپنی
۱۶۲۴۶۔ چوہدری سلطان احمد صاحب
۱۶۲۵۰۔ پیر عبدالقدوس صاحب
۱۶۲۶۰۔ مرزا محمد طاہر صاحب
۱۶۲۶۱۔ لطیف احمد صاحب۔
۱۶۲۶۸۔ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب
۱۶۲۷۰۔ مولوی حکیم اللہ دتہ صاحب
۱۶۲۸۵۔ محمود گل صاحب
۱۶۲۸۶۔ نذیر احمد صاحب۔
۱۶۲۹۰۔ قاضی محمد حسین صاحب
۱۶۲۹۷۔ بیگم محمد عبداللہ صاحب
۱۶۲۹۸۔ مریم عثمان صاحبہ۔
۱۶۳۰۲۔ چوہدری حیات محمد صاحب
۱۶۳۰۳۔ محمد ابراہیم صاحب
۱۶۳۱۰۔ ملک عبدالعظیم صاحب
۱۶۳۱۳۔ شیخ عبدالحی صاحب
۱۶۳۱۴۔ فضل احمد صاحب۔
۱۶۳۱۵۔ مرزا محمد حسین صاحب
۱۶۳۲۱۔ شیخ نواب الدین صاحب

وصیت

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۱۱۵ منکہ خدا بخش عبد ولد میاں گوہر دین صاحب مرحوم قوم بلیچ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت ۲۰ جون ۱۹۲۶ء ساکن زیرہ ضلع فیروزپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والد صاحب مرحوم کا ترکہ ایک مکان پختہ وخام واقع زیرہ مالیتی -/۵۰۰ روپے ہے۔ جس میں سے -/۱۰۰ روپیہ انہوں نے میری والدہ صاحبہ کا قرضہ ادا کرنا تھا۔ باقی -/۴۰۰ روپیہ کے آٹھویں حصہ یعنی -/۵۰ روپے کی وہ مطابق تقسیم ورثہ شرع محمدی مالکہ ہیں۔ باقی -/۳۵۰ روپیہ میں ہم تین بھائی شریک ہیں۔ لہٰذا میں اپنے حصہ جو قریباً -/۱۲۰ روپے بنتے ہیں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں۔

اس کے علاوہ میری اسوقت ماہوار آمد قریباً بیس روپے ہے۔ جو امید ہے کہ انشاء اللہ یکم مارچ ۴۲ء سے -/۴۰ روپے ہو جائے گی۔ جس کی اطلاع کر دی جائے گی۔ لہٰذا میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق انجمن مذکور کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے بعد بھی اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- خدا بخش عبد حال سیالکوٹ شہر

گواہ شد:- بقلم خود الف دین۔

گواہ شد:- محمد عبد اللہ زرگر سیالکوٹ

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۵ اور ۱۸ اگست میں اشتہار "سکنی اراضی خریدنے کا نادر موقع" کے ماتحت لکھا گیا ہے۔ کہ "موجودہ قیمتیں ۴۵۵ روپیہ ایک کنال کی ہوں گی"۔ یہ درست نہیں۔ اصل الفاظ یوں ہیں۔ "موجودہ پیشکش -/۴۵۵ روپے ایک کنال کی ہے"۔

قابل فروخت مکان

صدر انجمن احمدیہ کا ایک مکان مشتمل بر ایک کمرہ و برآمدہ و سیڑھی و پردے بر سقف بعمارت پختہ رقبہ تقریباً ۴ مرلہ واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان قابل فروخت ہے۔ نلکا آبنوشی لگا ہوا ہے۔ اس مکان کی قیمت اسوقت ایک خریدار -/۵۲۵ روپے دیتا ہے۔ احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی دوست اس سے زیادہ رقم پر خریدنے کے خواہشمند ہوں تو وہ بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت مجھے مطلع فرماویں کہ کسقدر رقم پر وہ خریدنے کیلئے تیار ہیں۔ جو دوست سب سے زیادہ قیمت پیش کرینگے۔ انکی پیش کردہ قیمت کی رپورٹ صدر انجمن احمدیہ میں برائے منظوری ارسال کردیجائیگی۔ اور اگر صدر انجمن نے اسے منظور فرمالیا تو ایسے خریدار کے پاس یہ مکان فروخت ہوسکیگا۔ مگر اس کیلئے زیادہ سے زیادہ ماہ اگست ۱۹۴۲ء کے اخیر تک انتظار کیا جائیگا۔ اگر اس تاریخ تک -/۵۲۵ سے زیادہ قیمت دینے والا گاہک نہ ملا۔ تو اس کے بعد یہ مکان موجودہ قیمت پر موجودہ خریدار کے پاس فروخت کئے جانے کی رپورٹ بھجوا دی جاوے گی۔ اور پھر کسی کو کوئی اعتراض کا حق نہ ہوگا۔ فقط

المعلن (ملک) مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

منافعہ پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی جائیداد غیر منقولہ کی کفالت پر کچھ قرضہ کی ضرورت ہے۔ جو دوست جائیداد رہن لیکر قرضہ دے سکتے ہوں۔ وہ میرے ساتھ خط وکتابت کریں صدر انجمن خود ہی اس جائیداد کو کرایہ پر لے کر اس کا کرایہ ادا کرتی رہیگی۔ ایک ہزار روپیہ میں ایسی جائیداد رہن دیجائیگی جس کا سالانہ کرایہ بعد منہائی بالائی اخراجات مبلغ -/-/۷۰ روپے سالانہ ہوگا۔

المعلن ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

حب لسماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص ۸/

جان ہے تو جہان ہے

دل ودماغ واعصاب کی طاقت کے لئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

جب مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک ورکس کے تیار کردہ

ہیٹر بجلی سے آٹھ منٹ میں ایک چاردانی تیار کر دیتا ہے

میک لائٹ } رات کے وقت مدہم روشنی کے لئے بہترین ایجاد ہے

میک ورکس قادیان B. 21.

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ) کے لئے مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں نقول سندات کے ساتھ مقامی عہدہ داروں کی تصدیق کرا کر بہت جلد مجھے بھیجیں جن میں اپنی عمر۔ لیاقت اور تجربہ کا ذکر ہونا چاہیئے۔ منظور شدہ کارکنوں کو سفر خرچ سوایا تھرڈ کلاس دیا جائے گا۔

(۱) ڈیلوری کلرک -/-/۳۰ (۲) اسسٹنٹ ڈیلوری کلرک -/-/۲۵

(۳) سٹورکیپر -/-/۲۰ (۴) پریس کلرک -/-/۳۰

فرزند علی سکرٹری کنری فیکٹری بورڈ قادیان

کوی نودوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید بوجا مرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

پتالی رجسٹرڈ

حیض کا نہ آنا یا درد سے آنا اور ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کر کے حیض کھولتی ہے اور صاف کرتی ہے اور طاقت بخشتی ہے عورتوں کے واسطے ایک ٹانک دوائی ہے

قیمت:- فی شیشی دو روپے نمونہ آٹھ آنے

المشتہر مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ نمبر ۱۲ لاہور

امرت دھارا کو ہمیشہ پاس رکھو کبھی نہ بھولو!

ماسکو ۱۷ اگست۔ آج صبح کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے مائیکوپ کو خالی کر دیا ہے۔ یہاں سے ہٹنے سے قبل انہوں نے تیل کے کنوؤں کا سامان اور تیل کا سٹاک وغیرہ سب کچھ یہاں سے منتقل کر لیا۔ اور چشموں کو بالکل برباد کر دیا۔ گروسنی کے تیل کے چشموں کے لئے یہاں سے ڈیڑھ سو میل دور جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس میں بھی روسی فوجوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ چرکسک کے علاقہ میں البتہ جرمن پیشقدمی کو روک دیا گیا ہے۔ کلیٹسکایا اور کوٹلنیکوو کے مشرق اور جنوب مشرق میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے ڈان کے موڑ کے علاقہ میں اتنے مورچے قائم کر لئے ہیں۔ کہ پہلے تین ہفتوں میں نہ کئے تھے۔ ایک مقام پر انہوں نے دریا کو پار کرنے کے لئے بہت زبردست حملہ کیا۔ مگر روسی توپ خانہ نے اسے ناکام کر دیا۔ کوٹلنیکوو کے علاقہ میں بھی کچھ عرصہ کے لئے دشمن کا زور توڑ دیا گیا ہے۔ ورونیش کے مغربی کنارے پر ایک بہت بڑی جرمن فوج ایک بستی میں گھس آئی۔ اور اب اس کی سڑکوں پر بہت زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی اخبار ریڈ سٹار نے لکھا ہے۔ کہ روس کی جنگ میں کم سے کم رومانیہ کے پانچ لاکھ سپاہی مارے جا چکے ہیں۔ جرمنوں کا طریق یہ رہا ہے۔ کہ جب وہ اپنی گھیرا ڈالنے کی چال میں ناکام رہتے۔ تو رومانی سپاہیوں کو سامنے سے حملہ کرنے کا حکم دیدیتے۔ اب بچے کھچے رومانی سپاہیوں کو جرمن ڈویژنوں میں شامل کر لیا گیا ہے۔ مگر اگلے مورچوں پر ان کو ہی بھیجا جاتا ہے۔ اور ان کے پیچھے جرمن مشین گنیں ہوتی ہیں۔

لنڈن ۱۷ اگست برطانی طیاروں نے مقبوضہ فرانس میں حملے کئے۔ بولون کے آس پاس ریلوے کے کارخانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ سمندر میں دشمن کے جہازوں پر حملے کئے گئے۔

قاہرہ ۱۷ اگست ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ دشمن کے جن جہازوں نے مشرقی بحیرہ روم میں برطانی جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا تھا۔ ان کو برطانی طیاروں نے ایک کاری ضرب لگائی ہے ان میں سے چار جرمن اور چار اطالوی ڈبو دئیے گئے ہیں۔ ان کے تیرہ ہوائی جہاز سمندر میں گرا دئیے گئے ہیں۔ برطانی قافلہ صحیح سلامت مالٹا پہونچ گیا ہے اس کامیابی سے بچا کر مالٹا پہنچا دینے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ سمندر کے اس علاقہ میں اتحادی ہوائی جہازوں کا پلہ بھاری ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

قاہرہ ۱۷ اگست۔ مصر میں لڑائی ابھی تک بند ہے۔ البتہ اتحادی طیارے دشمن کے اڈوں۔ اور اس کے کمک کے رستوں پر برابر حملے کر رہے ہیں دوشنبہ سے چہارشنبہ تک مسلسل ہر شب طبروق پر حملے کئے گئے۔ مرسا مطروح اور دوسرے ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

واشنگٹن ۱۷ اگست۔ سالومن کی جنگ کے بارہ میں کوئی تازہ خبر تا حال نہیں آئی۔ اس لڑائی کو شروع ہوئے دوسرا ہفتہ ہو چکا ہے۔

چنگنگ ۱۷ اگست۔ چین کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ چینیوں نے نانچنگ سے آنیوالی جاپانی کشتیوں پر بڑے زور کے حملے کئے۔ نیچوان میں گھری ہوئی جاپانی فوج کے لئے یہ کشتیاں سامان رسد لا رہی تھیں۔ وینچاؤ کی بندرگاہ سے ۴۳ میل مغرب کی طرف ایک جاپانی فوج کو شکست دی گئی ہے۔ اور اب چینی فوجیں اس کا پیچھا کر رہی ہیں۔ دشمن کی فوج اب وینچاؤ کی طرف ہٹ رہی ہے۔

لنڈن ۱۶ اگست نیشنل پیس کونسل نے برطانی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان سے سمجھوتہ کیا جائے۔ اور کہ بات چیت شروع کرنے میں تاخیر ناپسندیدہ ہے۔ نیز یہ کہ تمام بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں پر مشتمل ایک عارضی گورنمنٹ وہاں قائم کی جائے۔

لنڈن ۱۶ اگست وشی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکن فوجوں نے جزائر سالومن میں جاپانی ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اگست۔ وشی ریڈیو کا بیان ہے کہ پرتگال گورنمنٹ نے ازور اور میڈیریا کے جزائر کو فوجی کنٹرول میں دے دیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اگست۔ جرمنوں کو روس میں بعد مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ہٹلر نے ہنگری سے مزید فوج روسی محاذ پر بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور اس کے عوض میں اسے سلواکیہ دئیے جانے کی پیشکش کی ہے۔ ہنگرین وزیر اعظم نے اس کا انکشاف پارلیمنٹ کے ایک خفیہ اجلاس میں کیا۔ اور کہا کہ اس نے ہٹلر کو کہا ہے۔ کہ ہنگری اپنی صنعت کو جرمن کنٹرول میں دینے کے لئے تیار ہے۔ نیز خوراک کی سپلائی کی مقدار بھی بڑھا سکتا ہے۔

مدراس ۱۶ اگست ساؤتھ مدراس ریلوے کی ایک لائن پر چالیس گز پٹڑی اتار دی گئی۔ ایک فوجی سامان لے جانے والی گاڑی گر گئی۔

مدراس ۱۷ اگست مسٹر راجگوپال اچاریہ نے مسٹر جناح سے ایک اپیل کی ہے۔ کہ اسوقت مسلم لیگ کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ جبکہ کانگرسی لیڈر جیل میں ہیں۔ اگر مسلم لیگ آمادہ ہو۔ تو ملک میں ایک ایسی عارضی گورنمنٹ قائم کی جا سکتی ہے۔ جو نمائندہ حیثیت رکھتی ہو۔ اور جو برطانیہ سے مطالبہ کرے۔ کہ تمام اختیارات ہندوستانیوں کو دے دئیے جائیں۔

دہلی ۱۶ اگست۔ یہاں بالکل امن و امان رہا۔ دہلی کلاتھ ملز کو جلانے کی کوشش کی گئی جو ناکام رہی۔ شام کے وقت چھوٹے چھوٹے جلسے منعقد کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ مگر پولیس نے ایسا نہ کرنے دیا۔ لکھنؤ میں ایک پولیس لاری کو نقصان پہنچایا گیا صوبہ سرحد کی کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شراب کے کارخانوں پر پکٹنگ کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز اعلان کیا گیا۔ کہ ملک بھر میں جو فسادات ہوئے ہیں اس کا کانگرس کی تحریک سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ان کی ذمہ داری کانگرس پر ہے۔ لاہور میں ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور ان کے پرسنل اسسٹنٹ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پنجاب کے بعض اور شہروں میں بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس بمبئی میں ممبروں کو یہ ہدایات دی گئی تھیں۔ کہ حکومت کو پریشان کرنے کے لئے سازشی سرگرمیاں عمل میں لائیں۔ سرکاری مشینری کو درہم برہم کر دیں۔ اور تار وغیرہ کاٹ ڈالیں۔ جو نمائندے بمبئی سے دوسرے صوبوں میں واپس آئے۔ ان کے پاس ایسی ہدایات کی نقول موجود تھیں۔ اور انہی کی بنا پر شرارت پسند عناصر نے یہ گڑبڑ پیدا کی ہے۔

ماسکو ۱۷ اگست۔ آج دوپہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن یہاں بہت زیادہ ریزرو فوجیں لے آئے ہیں۔ کراسنوڈار کے علاقہ میں دشمن کے مشینی دستوں نے بڑے زور کا حملہ کیا ایک کاسک دستہ نے دریائے کیوبن کے پار دو سو سے زیادہ جرمن مار دئیے جو دریا کو پار کرنا چاہتے تھے یا کر چکے تھے مزدوکی کے پاس جرمن بہت سے اور دستے لے آئے ہیں۔ یہ مقام گروسنی سے ایک سو چالیس میل ہے۔ دشمن یہاں بڑھنے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔ ورونیش میں ٹینکوں کی بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ جرمن کچھ بڑھ آئے۔ مگر روسیوں نے اپنے مورچے پھر واپس لے لئے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر مقامی جھڑپیں ہوئیں جرمن بحیرہ اسود کی بندرگاہوں پر بھی بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ اگست۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے ڈچ تیمور کے جنوب مغربی کنارے پر بم برسائے سب بم نشانہ پر بیٹھے۔ اور ہمارے سب ہوائی جہاز واپس آ گئے۔ کئی جگہ ان حملوں کی وجہ سے آگ لگ گئی۔ اتحادی فوجیں ڈچ تیمور کے اندرونی علاقہ میں دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ نیوگنی میں کوکوڈا کے علاقہ میں بھی دشمن سے جھڑپیں ہوئیں سالومن کی لڑائی بھی ابھی جاری ہے۔ اور تسلی بخش طور پر جاری ہے

لنڈن ۱۷ اگست مالٹا کے لئے رسد اور سامان وغیرہ لے کر جو برطانی جہازوں کا قافلہ آ رہا تھا اس پر حملوں کے لئے دشمن نے سینکڑوں ہوائی جہاز وقف کر رکھے۔ جو سارڈینیا سے اڑ کر آتے تھے مگر اتحادی طیاروں نے قافلہ کے اوپر ایک گھیرا بنا رکھا تھا۔ جسے توڑ کر دشمن کے طیارے نہ نکل سکے۔ اور قافلہ سے میلوں دور سمندر میں بم پھینک کر واپس چلے جاتے۔ دشمن کے تیرہ ہوائی جہاز گرا لئے گئے

چنگنگ ۱۷ اگست۔ ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ چینی ہوائی جہازوں نے فرانسیسی ہند چینی میں ہنوئی اور ایک دوسرے مقام پر بم برسائے۔

آنکھوں کا اہتمام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ نمبر اخاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ عہ/ چھ ماشہ عہ/ تین ماشہ ۱۰/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا۔ اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah